مَرْکَزُ الِاقْتِصَادِ الِاسْلَامِی (لاہور)
Islamic Economics Centre (Lahore)
دارُالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)

ریفرنس نمبر:NRL 0333 تاریخ:07-08-2025

آن لائن خریداری پر ملنے والے ڈسکاؤنٹ کوپن (Coupon) کی شرعی حیثیت اور متعلقہ مسائل

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل مختلف آن لائن پلیٹ فارمز (جیسے دراز Daraz ، ٹیمو Temu وغیرہ) پر شاپنگ کرنے کی صورت میں مختلف اوقات میں مختلف اقسام کے ڈِسکاؤنٹ کوپنز (Coupons) ملتے ہیں۔ کوپن کی ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ آن لائن پلیٹ فارم کی طرف سے آفر ہوتی ہے اگر آپ ہمارے پلیٹ فارم سے ایک مخصوص رقم تک کی خریداری کرتے ہیں، تو آپ کو ایک مقررہ رقم کا کوپن ملے گا، جس سے آپ اگلی خریداری پر ڈسکاؤنٹ حاصل کر سکتے ہیں، کوپن کی ایکسپائری ڈیٹ سے پہلے اگر تین دن کے اندر اندر ہم سے دوبارہ کوئی خریداری کریں گے، تو اس کوپن پر لکھا ہوا کوڈ استعمال کرنے پر آپ کو اس خریداری پر ڈسکاؤنٹ مل جائے گا۔ کوپن کی ایکسپائری ڈیٹ کبھی تین دن اور کبھی ایک ہفتہ بھی ہوتی ہے۔

میرا سوال یہ ہے کہ بعض اوقات یوں ہوتا ہے کہ میری فیملی میں سے کوئی فرد مجھے کہتا ہے کہ آپ مجھے فلاں چیز فلاں آن لائن پلیٹ فارم سے منگوا دیں، میں قیمت دیکھ کر اسے بتا دیتا ہوں کہ یہ چیز اتنے یورو کی مل رہی ہے۔ مثال کے طور پر اس چیز کی قیمت 30 یورو ہے، تو جب میں وہ چیز 30 یورو کی خریدتا ہوں، تو اس خریداری پر کمپنی 10 یورو کا کوپن دیتی ہے۔ اس کوپن کو میں رکھ لیتا ہوں اور پھر جب اپنی کوئی چیز خریدتا ہوں، تو اس کوپن سے اس چیز کی قیمت پر ڈسکاؤنٹ حاصل کر لیتا ہوں۔ **میرا سوال یہ ہے کہ آیا یہ کوپن جو کہ میری آئی ڈی پر دیا جاتا ہے، میرا اسے اپنے لیے استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

صورتِ مسئولہ میں کسی دوسرے شخص کے لئے چیز خریدنے پر جو کوپن (Coupon) آپ کو ملتا ہے، آپ کا اُسے بعد میں اگلی خریداری کے وقت اپنے لئے استعمال کرنا اور ڈسکاؤنٹ حاصل کرنا، جائز ہے۔

اس جواب کو سمجھنے کے لئے ہم درج ذیل امور پر الگ الگ تفصیل سے بات کرتے ہیں:

1) خریداری پر کوپن کا ملنا۔

2) اس کوپن کی وجہ سے اگلی خریداری پر ڈسکاؤنٹ کا ملنا۔

3) کوپن کا حق دار کون؟

1. خریداری پر ملنے والے کوپن کا شرعی حکم:

آن لائن پلیٹ فارم کی طرف سے ایک آفر یہ ہوتی ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مخصوص رقم تک خریداری کرتا ہے، تو اسے ایک کوپن ملتا ہے۔ کوپن ایک طرح کی ڈیجیٹل رسید ہوتی ہے، جس پر ملنے والے ڈسکاؤنٹ کی رقم اور ایک کوڈ لکھا ہوتا ہے۔ کوپن کی ایکسپائری ڈیٹ سے پہلے اس آن لائن پلیٹ فارم سے دوبارہ خریداری کرنے پر اس کوڈ کو استعمال کرنے سے ڈِسکاؤنٹ مل جاتا ہے۔ چونکہ عقود میں الفاظ کی بجائے معانی کا اعتبار ہوتا ہے، تو **اس کوپن کی حقیقت یہ ہے کہ** پہلی خریداری کرتے وقت کمپنی کی جانب سے گویا یہ کہا جاتا ہے کہ جب آپ اگلی مرتبہ (عموماً 72 گھنٹوں کے اندر اندر) ہم سے کوئی چیز خریدیں گے، تو ہم آپ کو اس اگلی خریداری پر ڈسکاؤنٹ دیں گے۔ شرعی طور پر یہ معاملہ جائز ہے اور صرف اتنی بات شرط کی حیثیت نہیں رکھتی ہے کہ اسے شرطِ فاسد قرار دے کر عقد کو فاسد کہا جائے، بلکہ یہ کمپنی کی طرف سے یکطرفہ وعدہ ہے اور وعدہ اگرچہ عقد کے تقاضے کے خلاف ہو، عقدِ بیع اس سے فاسد نہیں ہوتا، لہٰذا اس وعدہ کے باجود یہ عقد شرعاً جائز ہی رہے گا۔

Islamic Economics Centre (Lahore)

عقود میں معانی کا اعتبار ہوتا ہے، الفاظ کا نہیں۔ جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے:" أن العبرة فی العقود لمعانيها لا عين الألفاظ "ترجمہ: عقود میں ان کے معانی کا اعتبار ہوتا ہے نہ کہ عین الفاظ کا۔

(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، فصل في بيان شرائط، ج7، ص512، مطبوعہ کوئٹہ)

عقد کے تقاضے کے خلاف امر کا ذکر کرنا اس وقت مفسدِ عقد ہے، جبکہ اسے بطور شرط بیان کیا جائے اور اگر بطور وعدہ ذکر کیا جائے، تو مُفسدِ عقد نہیں۔ چنانچہ البحر الرائق میں ہے:" وقيد باخراج ماذکر مخرج الشرط؛ لانہ لو اخرج مخرج الوعد، لم يفسد، کما اذا باع بستانا علی ان يعمره حوائطه ،و اخرجه مخرج الوعد، ولکن لو لم يبن البائع، لم يجبر "ترجمہ: بیع کے فساد کو بطور شرط ذکر کرنے کے ساتھ خاص کیا؛ کیونکہ اگر اسے بطور وعدہ ذکر کیا تو بیع فاسد نہیں ہو گی، جیسا کہ کسی نے باغ بیچا اور ساتھ کہا کہ اس کی دیواریں میں بنادوں گا اور اسے بطور وعدہ ذکر کیا (تو بیع فاسد نہیں ہو گی)، لیکن اگر بائع دیواریں نہ بنائے، تو اسے مجبور نہیں کیا جائے گا۔

(البحر الرائق، جلد06، صفحہ142، 143، دار الكتب العلميه، بيروت)

الموسوعة الفقهية الكويتية میں ہے:" إذا كان الشرط فاسدا، يفسد العقد لحاقه إلا أنه إذا خرج مخرج الوعد (ولنسمه شرطا وعديا) لا يفسده، بل لا بأس حينئذ بأن يكون في صلب العقد "ترجمہ: اگر شرط فاسد ہو تو وہ عقد کو فاسد کر دیتی ہے کہ وہ اس کے ساتھ لاحق ہوتی ہے، لیکن اگر وہ وعدے کے طور پر ہو (اور ہم اسے "وعدی شرط" کہیں) تو وہ عقد کو فاسد نہیں کرتی، بلکہ ایسی صورت میں اس کا صلب عقد میں ہونا بھی کوئی حرج کی بات نہیں۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية، جلد18، صفحہ217، وزارة الاوقاف والشئون الاسلامية، الكويت)

اسی طرح کے ایک مسئلے پر گفتگو کرتے ہوئے امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات/1340ھ) فرماتے ہیں:" انه ليس بشرط رأسا، بل وعد مستأنف، و قد قال فی ردالمحتار ذکر فی البحر انه لو اخرجه مخرج الوعد، لم يفسد، وصورته کما فی الولوالجية قال: اشتر حتی ابنی الحوائط اه، قلت والذی فی الهندية عن الظهيرية اشتر بصيغة الامر، **فاذا کان هذا فی الوعد المقارن**، فکيف فی

المفارق؟! فھذا یوجب الصحۃ اجماعا "(یعنی: یہ سرے سے شرط ہی نہیں ہے، بلکہ ایک جداگانہ وعدہ ہے۔ ردالمحتار میں بحوالہ بحر فرمایا کہ اگر اس نے بطورِ وعدہ اس کو ذکر کیا، تو بیع فاسد نہ ہو گی اور اس کی صورت جیسا کہ ولوالجیہ میں یوں ہے کہ بائع نے کہا تو (باغ) خرید لے میں (باغ کی) دیواریں بنادوں گا۔ میں کہتا ہوں کہ ہندیہ میں بحوالہ ظہیریہ امر کے صیغہ کے ساتھ ہے یعنی "اشتر" (تو خرید) تو مذکورہ جزئیہ میں جب نفسِ عقد میں ذکر کیے جانے والے وعدے کے بارے میں (عدمِ فساد کا حکم) ہے، تو وعدۂ مفارق کی صورت میں (فساد) کیسے ہو سکتا ہے؟ بلکہ یہ تو بالاجماع صحتِ بیع کو لازم کرتا ہے)۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 590، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

2. کوپن کی بنیاد پر ملنے والے ڈسکاؤنٹ کا حکم:

دوسرا معاملہ اگلی خریداری کرنے پر ڈسکاؤنٹ کا ملنا ہے۔ آن لائن پلیٹ فارم پر ملنے والے اس ڈسکاؤنٹ کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اس پلیٹ فارم کی ایپ/ویب سائٹ پر مختلف اشیاء ڈسپلے ہو رہی ہوتی ہیں اور ساتھ میں ان کی قیمت بھی لکھی ہوتی ہے۔ خریداری کرنے والے شخص کو جو جو اشیاء لینی ہوتی ہیں وہ انہیں منتخب (select) کر لیتا ہے۔ اگلے مرحلہ میں ان اشیاء کی ٹوٹل قیمت ظاہر ہو جاتی ہے، مثلاً اس شخص نے چھ اشیاء منتخب کیں، جن کی کل قیمت بارہ ہزار روپے بنی۔ اب وہ شخص یہ قیمت ادا کرنے سے پہلے اپنے کوپن پر موجود کوڈ لکھتا ہے، تو ڈسکاؤنٹ کے بعد والی قیمت ظاہر ہو جاتی ہے۔ خریداری کرنے والا شخص یہ قیمت ادا کر کے اشیاء خرید لیتا ہے۔ گویا یہاں عقد مکمل ہونے سے پہلے ہی بیچنے والے کی طرف سے چیز کا ریٹ کم کر دیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے بائع (چیز بیچنے والا) جب اپنی چیز کم ریٹ کر کے بیچے تو ایسی خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ ہر شخص کو اپنی چیز کم یا زیادہ ریٹ میں فروخت کرنے کا مکمل اختیار ہے، بشرطیکہ سودا باہمی رضامندی سے ہو اور اس میں کسی قسم کی کوئی خلافِ شرع بات نہ پائی جائے۔

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ہر شخص کو اختیار ہے کہ اپنی چیز کو کم یا زیادہ جس

قیمت پر مناسب جانے بیع کرے، تھوڑا نفع لے یا زیادہ، شرع سے اس کی ممانعت نہیں۔"

(فتاوی امجدیہ، جلد 3، صفحہ 181، مکتبہ رضویہ، کراچی)

بلکہ شرعی طور پر تو عقد مکمل ہونے کے بعد بھی بائع کا ثمن (Price) کم کر دینا جائز ہے۔ چنانچہ خلاصۃ الدلائل میں ہے: "ویجوز للبائع ان یزید فی المبیع، ویجوز ان یحط من الثمن "ترجمہ: بائع کے لیے جائز ہے کہ وہ مبیع میں کچھ اضافہ کرے، اور یہ بھی جائز ہے کہ وہ اس کے ثمن میں کچھ کمی کر دے۔

(خلاصۃ الدلائل، کتاب البیوع، ج1، ص365، مطبوعہ مکۃ المکرمہ)

بائع کا بعض ثمن کو کم کرنا بھی جائز ہے۔ مجمع الانہر فی شرح ملتقی الابحر میں ہے: "صح حط البائع بعض الثمن، ولو بعد ھلاک المبیع "ترجمہ: بائع کا بعض ثمن کو کم کرنا، جائز ہے، اگرچہ مبیع ہلاک ہو چکی ہو۔

(مجمع الأنہر فی شرح ملتقی الأبحر، کتاب البیوع، ج2، ص81، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی "بہار شریعت" میں ارشاد فرماتے ہیں: "ثمن میں بائع کمی کر سکتا ہے، مثلاً دس روپے میں ایک چیز بیع کی تھی مگر خود بائع کو خیال ہوا کہ مشتری پر اس کی گرانی ہو گی اور ثمن کم کر دیا یہ ہو سکتا ہے، اس کے لیے مبیع کا باقی رہنا شرط نہیں، یہ کمی ثمن کے قبضہ کرنے کے بعد بھی ہو سکتی ہے۔"

(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 11، صفحہ 751، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ، کراچی)

3. کوپن کا حق دار کون؟

ہماری اوپر بیان کردہ تفصیل سے یہ بات واضح ہے کہ یہ کوپن، مبیع (بیچی گئی چیز) کا حصہ یا جزو نہیں ہوتا، بلکہ در حقیقت یہ کوپن آن لائن پلیٹ فارم کی طرف سے آئندہ ہونے والی خریداری پر ڈسکاؤنٹ دینے کا وعدہ ہے اور کمپنی کی طرف سے یہ وعدہ اس اکاؤنٹ ہولڈر سے کیا جاتا ہے، جس کے ذریعے خریداری ہوتی ہے اور اس کا سبب اس کا خریداری کرنا ہوتا ہے۔ کمپنی کو اس سے

Islamic Economics Centre (Lahore)
دار الافتاء اہلسنت

غرض نہیں ہوتی کہ وہ کس کے لئے خریداری کر رہا ہے، لہٰذا اگر اکاؤنٹ ہولڈر نے کسی کے کہنے پر چیز خریدی اور اس پر کوپن ملا، تو یہ کوپن اسی اکاؤنٹ ہولڈر کا حق ہو گا، کیونکہ اسی کی خریداری اور اکاؤنٹ کی وجہ سے یہ ملا ہے۔

توسوال میں بیان ذکر کردہ صورت میں آپ نے جو اپنے رشتہ دار کے لئے خریداری کی، اس خریداری میں تو کوئی ڈسکاؤنٹ نہیں ملا، بلکہ اس وجہ سے آپ کو کوپن ملا ہے، جو آپ اگلی خریداری کے لئے استعمال کر سکتے ہیں اور اگلی خریداری میں یہ ڈسکاؤنٹ لینا بھی آپ کے لئے جائز ہو گا۔

تنبیہ:

یاد رہے! اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے وکیل کی حیثیت سے اس کے لئے خریداری کرتا ہے اور اشیاء کی قیمت پر کوپن استعمال کر کے ڈسکاؤنٹ حاصل کرتا ہے، تو اس صورت میں وہ اپنے **موکِل** (یعنی: جس نے چیز خریدنے کو کہا، اس) **سے اتنے پیسوں کا ہی مطالبہ کر سکتا ہے، جتنے پیسے ڈسکاؤنٹ کے بعد اس نے ادا کیے**، کیونکہ عقد سے پہلے ہی اگر ڈسکاؤنٹ لگایا گیا، تو یہ خریداری ہی کم قیمت پر ہوئی، لہٰذا جتنے میں خریداری ہوئی اتنی رقم ہی مؤکل سے لینے کا حق ہو گا اور اگر ایک قیمت پر عقد مکمل ہونے کے بعد بائع کی طرف سے قیمت کم کی گئی، تب بھی یہ کمی اصل عقد سے لاحق ہوتی ہے اور شرعاً یہ کمی مؤکِل کے حق میں ثابت ہوتی ہے، لہٰذا وکیل پر یہ کم کردہ رقم اپنے موکِل کو دینا لازم ہوتا ہے۔

بائع وکیل کے لئے ثمن میں جو کمی کرتا ہے، یہ کمی موکل کے لئے ہوتی ہے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: ”وإن حط البائع عن الوكيل بعض الثمن، فإنه يحط عن المؤكل “ترجمہ: اور اگر بائع

وکیل سے بعض ثمن کم کرے، تو وہ ثمن مؤکل سے کم ہو جائے گا۔

(الفتاوی الھندیہ، ج3، ص588، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام میں اس کی علت بیان کرتے ہوئے لکھا: "أن هبة بعض الثمن حط۔۔۔لأن الحط يلتحق بأصل البيع، وفي حط البعض يبقى البيع بالباقي، فيرجع به على موكله" ترجمہ: قیمت کا کچھ حصہ ہبہ کرنا، حط ثمن (یعنی قیمت میں کمی) ہے کہ حط ثمن اصل سے ملحق ہو جاتا ہے، تو قیمت میں کچھ کمی کرنے سے بیع باقی بچے ہوئے حصے پر باقی رہتی ہے، لہٰذا وکیل اسی بقیہ قیمت کے ساتھ موکل سے رجوع کرے گا۔

(درر الحکام فی شرح مجلۃ الاحکام، ج3، ص602، دار الجیل، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد ساجد عطاری

12 صفر المظفر 1447ھ/07 اگست 2025ء

Islamic Economics Centre (Lahore)
دار الافتاء اہلسنت

الحمد للہ! اب آپ مرکز الاقتصاد الاسلامی (لاہور) کے ذریعے ماہر و مستند مفتیان کرام سے آفس میں تشریف لا کر یا آن لائن میٹنگ شیڈول کر کے اپنے کاروباری معاہدات (کاروبار، پارٹنرشپ، انویسٹمنٹ، مارکیٹنگ وغیرہ) کی شرعی راہنمائی (Sharia Guidance) کی سہولت حاصل کر سکتے ہیں۔

LOCATION

Admin No:0300-0113931 نوٹ: اس فون نمبر پر سوالات کے جوابات نہیں دیئے جاتے۔

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (لاہور) (Islamic Economics Centre (Lahore)) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کی آفیشل ویب سائٹ www.fatwaqa.com سے کی جا سکتی ہے

ایڈریس: 171، E-1 بلاک، فیضان نوری رضوی مسجد، جوہر ٹاؤن، لاہور
ای میل: iec.lhr@daruliftaahlesunnat.net